

## قرآن فہمی کے بنیادی اصول اور لغت عرب

قرآن پاک نوع انسانی کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اس کی وسعت اور ہمہ گیری کا یہ عالم ہے کہ ہر دور میں زندگی کے ہر شعبے میں انسانی عقل و فکر کے لئے رہنما بن سکتا ہے۔ قرآنی مضامین میں اس قدر جامعیت موجود ہے کہ ہر مکتب فکر کا آدمی اپنی تسکین کے لئے اس سے مواد حاصل کر سکتا ہے۔

### قرآن کے وسیع مفہم کی تعبیر عربی زبان کے ذریعے ہم ممکن ہے!

اس کے مضامین کی وسعت اور ہمہ گیری کا تقاضا یہ تھا کہ اسے ایسی زبان میں نازل کیا جائے جو اس وسعت کی متحمل ہو سکے اور اعجاز بیان کو اپنے اندر سما سکے۔

یہ محض اڈعا ہی نہیں، بلکہ حقیقت ہے کہ اس قسم کی وسعت صرف عربی زبان میں پائی جاتی ہے۔ فصاحت و بلاغت کے جو زاویے اس میں ہیں، دیگر سامی اور ایریائی زبانوں کا دامن ان سے یکسر خالی ہے۔ اشتقاقیات اور مترادفات کی جو فراوانی عربی زبان میں پائی جاتی ہے، کسی دوسری زبان میں نہیں ملتی۔ لفظی اور معنوی خوبیوں کے لحاظ سے عربی زبان ہی

☆ 'فہم قرآن کے بنیادی اصول' کے نام سے مولانا عبدہ الفلاح کا ایک وقیع علمی مضمون اس سے قبل محدث کے اگست ۱۹۹۹ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ وہ مضمون موجودہ مقالہ کے بعد لکھا گیا ہے اور اس میں بعض چیزیں اس سے زیادہ اور مکمل صورت میں موجود ہیں، لیکن چند مباحث اس مقالہ میں ایسے ہیں جو اس مضمون میں شائع نہیں ہو سکے بالخصوص 'لغت عرب' پر آخری ۵ صفحات اُس مضمون میں سرے سے نہیں ہیں۔

'قرآن فہمی کے بنیادی اصول' کے عنوان سے ماہنامہ محدث میں اس سلسلے میں شائع ہونے والے ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶

متجمّع محاسن ہے۔ حتیٰ کہ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں کہ <sup>۴۸</sup>

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی وجہ ہے کہ عربی زبان میں جس قدر ضخیم توامیس اور معجمات لکھے گئے ہیں، دوسری زبانوں میں ان کا عشر عشر بھی نہیں ملتا۔ ان معجمات کو دیکھنے سے عربی زبان کی فراخ دامانی اور جامعیت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

‘صحاح جوہر’ کو لیجئے وہ چالیس ہزار مواد (Roots) پر مشتمل ہے۔

‘قاموس فیروز آبادی’ (متوفی ۸۱۶ھ) میں ساٹھ ہزار مواد مذکور ہیں..... اسی طرح

‘لسان العرب’ میں منظور افریقی (متوفی ۱۱۷۱ھ) نے اسی ہزار مواد سے بحث کی ہے۔

آخر میں ‘تاج العروس’ کو ملاحظہ فرمائیے جس میں سید محمد مرتضیٰ زبیدی (متوفی ۱۲۰۵ھ)

نے اپنے تتبع سے ایک لاکھ بیس ہزار مواد جمع کر دیے ہیں۔

ان تصریحات کے پیش نظر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ قرآن پاک ایسی جامع اور ہمہ گیر

کتاب کو، جو ابدی اور ناقابل انکار حقائق پر مشتمل ہے، عربی زبان میں ہی نازل ہونا چاہئے تھا

اور یہی زبان اس کے لئے موزوں <sup>۴۹</sup> تھی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اپنے متعلق بار بار بزبان

عربی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن کا اُسلوب بیان نہایت درجہ ‘سہل ممتنع’ ہے، اس کے

مضامین و مطالب اس قدر صاف اور واضح ہیں کہ اس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں۔

چنانچہ آیات نمبر: ۸۱/۱۳، ۳۷/۱۲، ۲۳/۲۲، ۳۳/۲۶، ۹۵/۲۶ وغیرہ میں قرآن نے خود عربی

ہونے کا دعویٰ کیا جس کے معنی ہیں واضح اور صاف کیونکہ لفظ ع رب میں اظہار اور وضاحت

کے معنی پائے جاتے ہیں۔

## تفسیر قرآن کے لئے عربی زبان جاننا ہی کافی نہیں!

بلاشبہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا اور عرب اہل زبان ہونے کی وجہ سے عام

طور پر اس کے مطالب و معانی کا ادراک آسانی کر لیا کرتے تھے۔ بلکہ قرآن کے اُسلوب

بیان سے محفوظ ہوتے اور الفاظ کی بندش اور ان کے محتویات ہی سے متاثر ہو کر اس کی صداقت

کے قائل ہو جاتے، مگر عربوں کی مادری زبان میں نازل ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر آیت کے مفہوم کا کما حقہ ادراک کر لیتے تھے اور ان کے سامنے قرآن کی تشریحات کی ضرورت نہ تھی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت باقاعدہ طور پر آں حضرت ﷺ یا اپنے ہم طبقہ علما سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتی رہی۔ ان کا معمول تھا کہ دس آیات پڑھنے کے بعد جب تک ان کے مطالب پوری طرح ذہن نشین نہ کر پاتے اور عملی طور پر انہیں اپنا نہ لیتے، اس سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۳۶۱)۔ چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ نے پورے دس سال کے عرصہ میں سورۃ البقرۃ پڑھی اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ نے ۸ سال میں یہ سورۃ ختم کی۔ ظاہر ہے کہ یہ محض نظم قرآن کی قراءت یا تجوید نہ تھی، بلکہ اس کے مطالب کا ادراک اور اس پر عمل بھی اس میں شامل تھا۔ (المسوی شرح مؤطا: ۳۱۳۲)

اسی طرح آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی صحابہ کرامؓ کی ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی جنہوں نے درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا، ان میں سے عبداللہ بن مسعودؓ (متوفی ۳۲ھ)، عبداللہ بن عباسؓ (متوفی ۶۸ھ)، اُبی بن کعبؓ (متوفی ۳۰ھ) اور زید بن ثابتؓ (متوفی ۴۱ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور تفسیری سلسلہ سند بھی زیادہ تر انہی پر منتهی ہوتا ہے۔ ان صحابہؓ سے تابعین کی ایک جماعت نے تفسیر قرآن کا علم حاصل کیا۔ حتیٰ کہ دورِ تدوین تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس طرح تفسیر قرآن کا معتد بہ حصہ ہم تک بذریعہ روایت پہنچا۔

## تفسیر قرآن کے لئے ۴ بنیادی امور

اس بنا پر علمائے قرآن نے غور و فکر اور استقرائے تاہم کے بعد قرآن فہمی کے لئے چار امور ضروری قرار دیئے۔ جن سے بے نیاز ہو کر قرآن کی تفسیر کی جائے تو وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس کی حدیث میں مذمت آئی ہے، وہ چار امور حسب ذیل ہیں:

① قرآن کریم کی تفسیر، قرآن ہی سے تلاش کی جائے، کیونکہ قرآن نے اگر ایک مقام پر اجمال سے کام لیا ہے تو دوسرے مقام پر خود ہی اس کی تفصیل فرمادی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ اپنے 'مقدمتہ التفسیر' میں رقم طراز ہیں:

”اگر ہم سے پوچھا جائے کہ قرآن فہمی کا سب سے بہتر طریق کیا ہے؟ تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ قرآن کو قرآن ہی سے سمجھا جائے۔“ (ابن کثیر: ۳۱۱)

اسی لئے علما نے کہا ہے:

القرآن يُفسَّر بعضه بعضا یعنی ”قرآن اپنی تفسیر خود کرتا ہے۔“

چنانچہ اس قسم کی تکرار کو جو مطالب کی وضاحت کے پیش نظر کی گئی ہے۔ قرآن نے تفصیل و تصریف آیات سے تعبیر فرمایا ہے۔

۲ اس کے بعد دوسرا درجہ سنت کا ہے۔ علما نے سنت کو قرآن کا شارح قرار دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

”اگر قرآن کی تفسیر قرآن سے نہ ملے تو سنت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، کیونکہ سنت قرآن کی شارح ہے، بلکہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جو فیصلہ بھی صادر فرمایا ہے وہ قرآن ہی سے سمجھ کر صادر فرمایا ہے۔“

اس سلسلہ میں امام شافعی اور دوسرے ائمہ نے جو تفصیلات درج کی ہیں یہاں پر ان کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اس اصل کے تحت آیات احکام کا پورا حصہ آجاتا ہے اور جو اصطلاحی الفاظ احکام فقہیہ پر مشتمل ہیں، ان کی تشریح کے لئے تو سنت سے بے نیاز ہونا ناممکن ہے۔ چنانچہ علامہ طبری اپنی تفسیر جامع البیان میں لکھتے ہیں:

”جہاں تک قرآن کے احکام کا تعلق ہے وہ سنت کی روشنی میں ہی سمجھے جاسکتے ہیں، لہذا قرآن کے لئے سنت کی طرف رجوع ناگزیر ہے۔“ (تفسیر طبری: ۳۳۱)

موجودہ دور کے بعض نام نہاد مفسرین قرآن، جو سنت کی حجیت سے منکر ہیں اس اصل کو یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ تفسیری روایات عموماً ضعیف یا موضوع ہیں اور اس سلسلہ میں امام احمد بن حنبل کا قول پیش کیا جاتا ہے:

ثلاثة ليس لها أصل: التفسير والملاحم والمغازي (الاتقان: ۲۱۰/۳)

”تین قسم کی روایات بے اصل ہیں: تفسیر، ملاحم اور مغازی.....“

یہ ایک مغالطہ ہے جو عوام کو کتب تفسیر اور حدیث سے بدظن کرنے کے لئے پیش کیا جاتا

ہے۔ ورنہ اس کا مفہوم وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے بیان کیا ہے، بلکہ تفسیری روایات یا احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

ایک حصہ وہ ہے جسے علما نے احکام فقہیہ کا منبع قرار دیا ہے اور اس پر احکام قرآن کے نام سے تفسیریں بھی مدون کی ہیں۔ ان روایات کی صحت اور صداقت کے نہ تو امام احمد بن حنبلؒ منکر ہیں اور نہ کوئی دوسرا امام ان کو بے اصل کہتا ہے، بلکہ محدثین کرامؒ نے پوری چھان بین اور اطمینان کے بعد ایسی روایات کو مستقل تصنیفات میں جمع کر دیا ہے۔ پھر اُمت مسلمہ کے تعامل نے ان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور علما نے سنت کے اس حصہ کو قرآن کا شارح تسلیم کیا ہے۔

دوسرا حصہ تفسیری روایات کا وہ ہے جو احکام سے متعلق نہیں، بلکہ اس میں اسرائیلیات اور ضعیف روایات بھی شامل ہیں، اس قسم کی تفسیری روایات بے شک کتب تفسیر میں جمع کر دی گئی ہیں، مگر محققین نے کبھی بھی ان پر اعتماد نہیں کیا اور نہ ہی فہم قرآن کے لئے انہیں اصل قرار دیا ہے۔ مفسرین نے ان روایات کو اصل تفسیر کی حیثیت سے پیش نہیں کیا، بلکہ کسی آیت کے معنی سے ادنیٰ مناسبت کی بنا پر انہیں جمع کر دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو 'الفوز الکبیر'؛ ص ۴۴)

لہذا یہ بات قابل اعتراض نہیں۔ یہی حال سبب نزول یا شان نزول کا ہے۔ کتب تفسیر میں جن آیات کے تحت ان کا شان نزول مذکور ہے گو شان نزول کے علم سے آیات کے پس منظر پر روشنی پڑتی ہے، تاہم علما نے تفسیر کے لئے صرف شان نزول کی بنا پر کسی آیت کا قطعی مفہوم متعین نہیں کیا اور نہ ہی کبھی اس کے قائل ہوئے ہیں۔ چنانچہ علمائے اصول لکھتے ہیں کہ

”تفسیر قرآن میں مفہوم کو پیش نظر رکھا جائے گا، اس کے اسباب نزول کا اعتبار نہیں ہوگا۔“

چنانچہ صحابہ کرامؓ نے پیش آمدہ مسائل کے لئے ہمیشہ آیات کے عموم سے استدلال کیا، خواہ

ان آیات کے اسباب نزول کچھ بھی ہوں۔“ (ملاحظہ ہو الاقان: ۱/ص ۲۸، ۳۵)

اسی طرح علامہ زرکشیؒ البرہان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

”صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے تو

اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ آیت سے اس نوع حکم پر بھی استدلال ہو سکتا ہے۔“ (۱۲۶/۱)

ان تصریحات سے واضح ہے کہ مفسرین نے اسرائیلیات یا اسبابِ نزول کی روشنی میں آیات کے مطالب و معانی متعین نہیں کئے، بلکہ کسی حد تک آیات کے ساتھ مناسبت کے پیش نظر ان کا ذکر کر دیا ہے۔<sup>①</sup> اور محققین علما نے ان احادیث اور اسبابِ نزول کو کبھی بھی وہ حیثیت نہیں دی جس پر انہیں مورد الزام قرار دیا جا رہا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ تفاسیر کو متخ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تفسیر قرآن میں جو جمود سا پیدا ہو چکا ہے وہ ختم ہو جائے اور اعلیٰ علمی سطح پر کتابِ الہی کے تقاضوں کے مطابق قرآنِ نہی کا رجحان پیدا ہو۔

① کتاب و سنت کے بعد اقوال صحابہؓ کا درجہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نزولِ قرآن کے زمانہ میں موجود تھے جس ماحول میں قرآن نازل ہو رہا تھا، اس کے اندرونی اور بیرونی اثرات ان کے سامنے تھے، چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

”جب کتاب و سنت سے کسی آیت کی صحیح تفسیر معلوم نہ ہو سکے تو اقوال صحابہؓ کی طرف رجوع کیا جائے، کیونکہ صحابہ کرامؓ قرآن و احوال کے مشاہدہ کی بنا پر ہم سے زیادہ قرآن سمجھتے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے عقل و فہم صحیح اور عمل صالح سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا۔“  
(تفسیر ابن کثیر: ۱۲، ۳۱)

② اگر کسی آیت کے مفہوم پر اقوال صحابہؓ سے بھی روشنی نہ پڑتی ہو، یا ان کے اقوال باہم مختلف ہوں تو اولاً قرآن و سنت کی زبان اور پھر عام لغت عرب کے محاورات کی طرف رجوع ہوگا اور مفردات قرآن کو سمجھنے کے لئے کتب لغت سے مدد لی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

الشعر دیوان العرب فاذا تعاجم علينا شیع من القرآن رجعنا إليه<sup>③</sup>  
”شعر کو دیوان عرب کی حیثیت حاصل ہے جب قرآن کا کوئی مقام سمجھنے میں وقت پیش آئے گی تو ہم اس کی طرف رجوع کریں گے۔“

**تفسیر قرآن میں لغت عرب سے استفادہ پر لکھی گئی کتب**

مگر غریب القرآن کا کتب لغت سے حل تلاش کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا

ضروری ہے:

① علماء لغت نے اپنی کتابوں میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ بہر حال تتبع اور استقرا کے بعد کیا ہے، بایں وجہ ان کے مابین الفاظ کے مفہیم بیان کرنے اور محاورات کے نقل کرنے میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

② ان علما نے عام عربی زبان کو سامنے رکھ کر کتب لغات ترتیب دی ہیں، خصوصیت کے ساتھ قرآنی الفاظ ان کے پیش نظر نہیں تھے اور یہ ضروری نہیں کہ عام زبان میں کسی لفظ کا جو معنی مراد لیا جاتا ہے، قرآن میں بھی وہی مراد ہو۔

③ جن علما نے غریب القرآن کو پیش نظر رکھ کر الفاظ کی لغوی تشریحات لکھی ہیں وہ مختلف مسلک اور ذوق رکھتے ہیں اور انہوں نے مفردات کی تشریح کے وقت اپنے مسلک کو پیش نظر رکھا ہے، ایسے لوگ متکلمین میں بھی ہو گزرے ہیں اور فقہاء میں بھی، لہذا ان تفسیر یا کتب لغت کا مطالعہ کرتے وقت مؤلف کے ذہن اور مسلک کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس بنا پر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ’الفوز الکبیر‘ میں لکھتے ہیں:

”انصاف پسند مفسر کا فرض ہے کہ شرح الغریب کی دو مرتبہ جانچ پڑتال کرے اور موارد استعمال پر نظر ڈالے اور پھر یہ دیکھے کہ آیت کے سیاق و سباق اور اس جملہ کے باقی اجزاء کی مناسبت سے کون سا معنی اقویٰ اور ادنیٰ ہے پھر سیاق و سباق کے لحاظ سے جو معنی نسب نظر آئے، اسے اختیار کر لینا چاہئے۔ (الفوز الکبیر: ص ۶، ۴)

④ تتبع لغت سے مفردات قرآن کا جو مفہوم بھی متعین کیا جائے گا وہ مفہوم بہر حال اجتہادی ہوگا جس میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے، اس لئے شاہ صاحب فرماتے ہیں:

فہنہنا أيضا مدخل للعقل وسعة للاختلاف لأن الكلمة الواحدة تعجیء في لغة العرب لمعان شتى

”لہذا شرح غریب میں عقل دخیل ہوتی ہے اور اختلاف کی گنجائش پائی جاتی ہے، کیونکہ عربی زبان میں ایک ہی لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔“

⑤ کتب لغت کے تتبع سے مفردات قرآن کا صرف لغوی حل تو مل سکتا ہے، مگر ان سے یہ رہنمائی نہیں مل سکتی کہ اس لفظ سے قرآن کون سا تصور پیش کرنا چاہتا ہے اور اس کے

محتویات کیا ہیں، چنانچہ علامہ طبریؒ اپنی تفسیر جامع البیان میں لکھتے ہیں:

”الفاظ قرآنی کے معانی معلوم کرنے کے لئے تو کتب لغت کی طرف رجوع کیا جائے گا، مگر آیات کے مفہوم کا پتہ چلانے کے لئے کتب لغت کی بجائے وحی الہی اور سنت نبویؐ سے راہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے جس کی طرف قرآن کریم نے ﴿لَتُبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ مَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ﴾ کہہ کر اشارہ فرمایا ہے۔ مثلاً کسی اہل زبان (عرب) کے سامنے جب یہ آئیہ کریمہ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾ تلاوت کی جائے تو جس حد تک لفظ ’فساد‘ اور ’اصلاح‘ کے لغوی معانی کا تعلق ہے، اسے وہ خوب سمجھ سکتا ہے مگر وہ یہ نہیں بتا سکتا کہ کون سے امور موجب اصلاح ہیں، اور کون سے موجب فساد؟ یہ بات تو وہی بتا سکتا ہے جس پر قرآن نازل ہوا ہے۔“ (ماخوذ از تفسیر طبری: ج ۱ ص ۳۳، ۳۴)

مندرجہ بالا تصریحات سے واضح ہے کہ کتب لغت سے الفاظ کے موارد استعمال کے تتبع سے کسی حد تک مفردات کے حل میں تو مدد مل سکتی ہے، مگر یہ ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ تفسیر کے دوسرے سرچشموں سے صرف نظر کر کے محض اسی کو مدد قرار دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے اپنی تفسیروں میں اس عنصر سے فی الجملہ استفادہ کیا ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ چنانچہ تفسیر طبری، الکشاف للرحمہنری اور ’بحر محیط‘ لابی سفیان، جو اسی سلسلہ کی بہترین تفاسیر شمار ہوتی ہیں اور ان میں لغوی تشریحات اور شواہد کا خاصا مواد موجود ہے، انہوں نے بھی تفسیر کرتے وقت کتاب و سنت اور اقوال صحابہؓ کو مد نظر رکھا ہے تاہم بعض علما نے شرح الغریب کا خصوصی اعتنا بھی کیا ہے اور ’مفردات راغب‘ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، لہذا تفاسیر کے اس سلسلہ کے متعلق ہم بھی کچھ عرض کریں گے۔

① غریب القرآن پر جن علما نے توجہ دی ہے، ان میں سب سے پہلے حبر الأمة حضرت ابن عباسؓ ہیں۔ چنانچہ ’غریب القرآن‘ کے نام سے ایک تفسیر بھی ان کی طرف منسوب ہے۔ اسی طرح ’التفسیر الاکبر‘ ہے جو ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے، اس میں علی بن ابی طلحہؓ اور ابن کلبی کی روایت سے مفردات قرآن کی تشریحات منقول ہے۔ چنانچہ علی بن ابی لیث کی روایت سے یہ نسخہ ابو صالح کا تب الیث مصری کے پاس محفوظ تھا جسے وہ معاویہ بن ابی صالح



کے واسطے سے روایت کرتے تھے، امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اسی نسخہ پر اعتقاد کیا ہے اور امام احمد بن حنبلؒ نے اس کی تحسین کی ہے۔<sup>(۷)</sup>

ان تفسیروں کی نسبت حضرت ابن عباسؓ کی طرف صحیح ہو یا نہ ہو، مگر اس سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مفردات قرآن کی تشریحات کے سلسلہ میں شعر اور کلام عرب سے استشہاد کرتے تھے۔

(۲) غریب القرآن کے سلسلے میں حضرت ابن عباسؓ کے بعد ابان بن ثعلب بن رباح جریری، ابوسعید اکبری مولیٰ بنی جریر بن عباد ابوامامہ (۱۳۱ھ) کا نام لیا جاتا ہے جن سے امام مسلم اور اصحاب سنن روایت کرتے ہیں، انہوں نے بروایت ابو جعفر اور ابو عبد اللہ غریب القرآن میں ایک تفسیر مرتب کی جس میں شعراے عرب کے کلام سے شواہد پیش کئے۔<sup>(۸)</sup>

ان کے بعد بہت سے علما نے معانی القرآن، اعجاز القرآن، اور غریب القرآن کے نام سے تفاسیر لکھیں جو کہ الفہرست از ابن ندیم، کشف الظنون از حاجی خلیفہ اور مقفاح السعادة میں مذکور ہے۔

جن علما نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں، ان میں سے ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الفراء (۲۰۷ھ)، ان کے تلمیذ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یحییٰ نیریدی (۲۶۰ھ)، ابو عبیدہ معمر بن شیبہ تمیمی (۲۱۰ھ)، ابوالسخت ابراہیم بن محمد سری زجاج (۳۱۰ھ) اور امام راغب اصفہانی (۵۰۲ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے مجاز القرآن، معانی القرآن اور غریب القرآن تین ناموں سے کتابیں تصنیف کیں جن میں سے مجاز القرآن از ابو عبیدہ طبع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب ترتیب مصحف پر ہے، مگر فراء کی معانی القرآن اس سے زیادہ اہم ہے، اس لئے کہ فراء علم و عقیدہ کے اعتبار سے ابو عبیدہ سے زیادہ راسخ تھے اور انہوں نے یہ کتاب اپنے تلمیذ عمر بن بکر کی درخواست پر املا کروائی تھی۔ چنانچہ ابن ندیم الفہرست ص ۱۰۶ پر لکھتے ہیں:

وله من الكتب كتاب معاني القرآن ألفه لعمر بن بكير أربعة أجزاء  
”فراء نے معانی القرآن عمر بن بکر کے لئے تصنیف کی تھی جو چار اجزا پر مشتمل ہے“

ابن قتیبہ دنیوری، سخت بن راہویہ اور ابو حاتم بختانی کے شاگرد ہیں، موصوف نے اس

موضوع پر غریب القرآن، اور مشعل القرآن، دو کتابیں تصنیف کیں اور یہ دونوں 'القرطین' کے نام سے طبع ہو کر مصر سے شائع ہو چکی ہیں۔

امیر قنوجی (۱۳۰ھ) نے 'الاکسیر' میں ابن قتیبہ کو تیسرے طبقے کا ذکر کیا ہے۔ ابو عبید القاسم بن سلام کی 'غریب القرآن' کا تذکرہ الفہرستہ ابن ندیم میں بھی ملتا ہے۔ نیز ابن ندیم نے لکھا ہے کہ "موصوف نے 'معانی القرآن' کے نام سے بھی ایک تفسیر لکھی ہے۔ (الفہرست ص ۱۱۲) ابو عبد الرحمن یزیدی نے بھی 'غریب القرآن' کے نام سے اس موضوع پر کتاب لکھی ہے۔ (الفہرست ص: ۸۸)

معانی 'کتاب الانساب' میں لکھتے ہیں کہ  
 "یزیدی کی یہ کتاب نہایت جامع ہے، علامہ قنطلی نے 'الانباہ' میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔"  
 (الانباہ للقططی: ص ۱۵۱ ج ۲)

امام راغب کی تصنیف 'مفردات القرآن' جس کے ترجمہ کی سعادت راقم الحروف نے حاصل کی ہے، تقریباً پندرہ سو اناسی مواد پر مشتمل ہے۔ گویا قرآن کے کل مواد ۱۶۵۵ میں سے صرف ۶۶ متروک ہیں۔ مصنف نے اپنی کتاب کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا ہے اور ہر کلمہ کے حروفِ اصلیہ میں سے پہلے حرف کی رعایت رکھی ہے۔ طریق بیان فلسفیانہ ہے۔ یعنی اولاً ہر مادہ (Root) کے اصل معنی متعین کرتے ہیں۔ پھر اس اعتبار سے وہ لفظ قرآن میں جتنے مقامات پر استعمال ہوا ہے، اسے اصل معنی کی طرف لوٹاتے ہیں، تشریح لغت میں یہ طریق اصولی حیثیت رکھتا ہے اور اسے اختلاف کی صورت میں کسوٹی قرار دیا جاسکتا ہے۔ پھر مصنف ہر کلمہ کی تشریحات کے سلسلہ میں ان تمام آیات کے احصا کی کوشش کرتے ہیں جن میں وہ کلمہ استعمال ہوا ہے تاکہ آیات کے سیاق و سباق سے صحیح مفہوم سامنے آجائے اور اس میں کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔

امام راغب کے بعد متاخرین نے بھی غریب القرآن پر مستقل تصانیف لکھی ہیں جن میں سے تحفۃ الاریب بمافی القرآن من الغریب، لابی حیان محمد بن یوسف اندلسی (۷۴۵ھ)،

ترجمہ الاعاجم، تالیف زین المشائخ محمد بن ابوالقاسم خوارزمی (۵۶۲ھ) اور مفردات القرآن، از شہاب الدین احمد بن یوسف المعروف بسمین حلبی (۶۵ھ) خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ مگر ان سب کتابوں میں مفردات امام راغب کو جو شہرت اور امتیاز حاصل ہے، وہ کسی دوسری کتاب کو نہیں، بلکہ یوں کہتے ہیں کہ باقی سب کتابیں مردہ ہو چکی ہیں اور صرف مفردات راغب ہی زندہ ہے۔

- (۱) ملاحظہ ہو، فیض الخبیر علی نہج التیسیر، بحث ترجمۃ القرآن: ص ۳۲، ۳۳
  - (۲) تفسیر ابن کثیر: ج ۱ ص ۳۔ نیز تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الموافقات للشاطبی (بحث: السنة)
  - (۳) چنانچہ حضرت امام ولی اللہ الفوز الکبیر کے صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں: وقد ذکر قدماء المفسرین تلك الحاشیة بقصد الاحاطة بالآثار المناسبة للآیة أو بقصد بیان ما صدق علیه العموم وليس ذکر هذا القسم من الضروریات۔ اور صفحہ ۲۵ پر فائدہ میں ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والآخری أن یعلم أن أكثر أسباب النزول لا مدخل لها فی فهم معانی الایات۔
  - (۴) تفسیر طبری: ص ۱۷، ۲۹..... مذاہب التفسیر الاسلامی از مستشرق گولڈزیہر
  - (۵) بروکل مین اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ دوسری عالمگیر جنگ سے قبل برلن لائبریری میں اس کا نسخہ تھا۔ ۲۱۱/۷
  - (۶) شیخ الاسلام طارق حکمت اللہ حسینی کے مکتبہ مدینہ منورہ میں اس کا ایک نسخہ موجود تھا۔ ملاحظہ ہو مقدمہ الصحاح للجبوری، نیز ملاحظہ ہو: الفوز الکبیر ص ۱۱
  - (۷) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الاقنآن للسیوطی ص ۱۸۸، ۱۸۹، ج ۲ ص ۲۱ فتح الباری ج ۱، الاکسیر المذہب الصحاح ص ۱۱۰ و مفتاح السعادة لطاش بری زادہ ص ۲۰۱، ج ۱، اول جلدی ص ۲۶، ج ۲
  - (۸) ملاحظہ ہو المعجم الوقت ص ۱۰۰۸، ج ۱، ص ۱۷۶-۱۷۷، کشف الظنون ص ۱۰۷، ج ۱۔
- فہرست کتب شیعہ للطوسی: ص ۴ ج ۱

قاری محمد اسلم صاحب، گوجرانوالہ پاکستان کے مایہ ناز قرا میں شمار ہوتے ہیں۔ ملک بھر میں آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ کافی عرصہ سے قاری صاحب بیمار ہیں، ان دنوں مختلف عوارض کی بنا پر آپ شیخ زید ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ قارئین سے محترم قاری صاحب کی صحت و عافیت کے لیے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (ابوالاحتشام امیر حمزہ: ناظم مدرسہ نصر الاسلام، گوجرانوالہ)